سوال

(393) کپڑے سلائی کے وقت عورتوں کا ماپ لینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم لیڈیز ٹیلرنگ کا کام کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں مختلف قسم کی عورتیں آتی ہیں، کچھ عورتیں ماپ کے لئے اپنے کپڑے لے کر آتی ہیں اور کچھ عورتیں کپڑوں کے بجائے اپنے جسم کا ماپ دیتی ہیں۔ ہمیں کسی نے بتایا ہے کہ عورت غیر مرد کو جسم کا ماپ نہیں دے سکتی اور نہ ہی غیر مرد عورتوں کے کپڑے دیکھ سکتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ کام حرام ہے مسئلہ کی وضاحت فرمادیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

لباس انسانی فطرت کا ایک اہم مطالبہ ہے۔ قرآن کریم نے اس کی غرض وغایت بایں الفاظ بیان کی ہے "کہ تمہارے جسم کے قابل شرم کو ڈھانکتا ہے اور تمہارے لئے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہے۔" [۷/الاعراف: ۲۶]

یعنی لباس انسان کی ستر پوشی جسم کی حفاظت اور اس کے لئے باعث زینت ہے۔ آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے لئے لباس کی اخلاقی ضرورت "ستر پوشی" اس کی طبعی ضرورت "حفاظت وزینت" سے مقدم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لباس کا بنیادی فائدہ یہ ہے کہ وہ ستر پوشی کا فائدہ دے۔ اس کے برعکس اگر لباس اتنا باریک ہے کہ اس میں جسم کی جھلک نمایاں ہو یا سلائی اتنی چست ہے کہ جسم کے پوشیدہ حصوں کے خدوخال نمایاں ہوں۔ اس قسم کے لباس کو ستر پوشی نہیں کہا جاسکتا اور ایک ایمان دار درزی کے لئے ضروری ہے کہ وہ عورتوں کے ایسے تنگ لباس تیار کرنے سے پرہیز کرے جو ساتر ہونے کے بجائے ان کی عریانی کا باعث ہوں۔ اس قسم کے لباس کی اجرت جائز نہیں ہے، خواہ عورتیں خود ماپ دیں یا اپنے ماپ کا کپڑا بھیج دیں۔ اسی طرح عورتوں کو بھی چاہیے کہ وہ ہمیشہ ساتر لباس زیب تن کریں۔ انتہائی باریک اور چست لباس سے اجتناب کریں۔ مغرب اور مغرب زدہ لوگوں کی تحریک عریاں کو ناکام ونامراد بنانے کے لئے تمام مسلمان عورتیں اپنے ساتر لباس اور شرعی حجاب کی پابندی اختیار کریں۔ اسلامی لباس تیار کرنے کی اجرت لی جاسکتی ہے۔ لیکن عورتوں کے جسم کی خود پیمائش نہ لے بلکہ یہ کام اپنی عزیزہ بہن، بیٹی، والدہ اور بیوی وغیرہ سے لیا جاسکتا ہے۔ عورت کے جسم کو بلاوجہ ہاتھ لگانا حرام ہے۔ بالخصوص جسم کے ان حصوں کو چھونا جو اعضائے صنفی کہلاتے ہیں اور جن سے شہوانی جذبات ابھرنے کا اندیشہ ہے اس کام کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ہوگا:

(الف) مردوں اور بچوں کے لباس تیار کئے جائیں۔

(ب) عورتوں کے ساتر لباس تیار کئے جاسکتے ہیں، بشرطیکہ ان کی پیمائش خود نہ لی جائے، بلکہ ان کے کپڑوں کے ماپ سے کام چلایا جائے۔

(ج) بہتر ہے کہ خواتین کسی خاتون ٹیلر کی خدمات حاصل کریں اور شرعی حدود میں رہتے ہوئے ان سے اپنے لباس تیار کرائیں ۔ مختصر یہ ہے کہ لباس تیار کرتے وقت مذکورہ بالا قرآنی ہدایات کو ضرور مد نظر رکھا جائے ، کیونکہ لباس تو تقویٰ کا ہی بہتر ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:397